بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Islamic Center

لیلۃ القدر کے فضائل، علامات اور کرنے کے کام

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلَی رَسُولِہِ الکَرِیم اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم :إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر :1/5)

یوں تو پورا رمضان ہی رحمتوں، برکتوں اور عظمتوں کا مہینہ ہے لیکن اس کا آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے،اس کے تین دلائل ذکر کیے دیتا ہے ہوں:

پہلی بات:

نبی کریم ﷺ آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

(بخاری:2026)

دوسری بات:

نبی کریم ﷺ آخری عشرے میں باقی دنوں سے زیادہ عبادت میں جدوجہد کیا کرتے تھے،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ .

جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اوران راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

(بخاری:2024)

○ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ایک حدیث میں ہے:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دن (عبادت) میں اس قدر محنت کرتے (اور عام دنوں میں بھی آپ ﷺ بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔)

(مسلم:1175)

تیسری بات:

آخری عشرے میں ایک رات بہت فضیلت والی رات ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں یعنی عزت وشرف والی رات۔ نبی کریم ﷺ نے آخری عشرے میں اس رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔

(بخاری:2017)

○اس بارے میں خاصہ اختلاف موجود ہے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے شارح بخاری حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح الباری میں اس حوالے سے چالیس اقوال نقل کیے ہیں لیکن اس حوالے سے درست بات یہی ہے کہ اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے جیسا کے پہلے صحیح البخاری کی حدیث ذکر کی جا چکی ہے اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ .

جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتہ کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے۔

(بخاری:2014)

لیلۃ القدر کی فضیلت

اس کی فضیلت کے حوالے سے چند گزارشات پیش خدمت ہیں:

① نزول قرآن کی رات:

قرآن کریم جو کہ کلام الٰہی ہے اور لاریب کتاب ہے اسی رات نازل ہوئی، ارشاد باری تعالی ہے:

اِنَّآ اَنزَلنٰهُ فِی لَیلَةِ القَدرِ

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔

② ہزار راتوں سے بہتر:

قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

لَیلَۃُ الْقَدرِ خَیرٌ مِّ اَلفِ شَہرٍ

شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

یعنی اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور ہزار مہینے 83 سال 4 مہینے بنتے ہیں۔ یہ امت محمدیہ پر اللہ کا کتنا احسان عظیم ہے کہ مختصر عمر میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لیے کیسی سہولت عطا فرمائی۔

③ اس رات میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے:

جہاں لیلۃ القدر ہزار راتوں سے بہتر ہے وہی اس رات میں فرشتوں کا نزول بھی ہوتا ہے اور یہ رات سراسر سلامتی والی رات ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی ہے)۔

④ اس رات میں قیام گناہوں کی معافی کا سبب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه

جو لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے اس کے بھی اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

(بخاری:2014)

⑤ اس رات سے محروم ہر طرح کی خیر و برکت سے محفوظ:

خادم رسول سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رمضان داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ ہَذَا الشَّہْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَہْرٍ، مَنْ حُرِمَہَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ،

وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ.

یہ مہینہ آ گیا اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ ہر طرح کے خیر (بھلائی) سے محروم رہا، اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہے گا جو (واقعی) محروم ہو۔

(ابن ماجہ:1644)

لیلۃ القدر کی علامات

احادیث میں اس رات کی چند علامات بھی مذکور ہیں:

① لیلۃ القدر کے بعد نکلنے والا سورج طشت کی طرح نکلتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ.

اس رات (کے بعد جو صبح ہوتی ہے اس میں) سورج طشت کی طرح نکلتا ہے، جب تک بلندی کو نہ پہنچ جائے، اس میں کرنیں نہیں ہوتیں۔

(ابوداؤد:1378)

② صبح کے سورج میں شعاع نہیں ہوتی:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

وأمارتُها أن تطلعَ الشمسُ في صبيحةِ يومِها بيضاءَ لا شُعاعَ لها

(لیلۃ القدر) کی نشانی یہ ہے کہ اُس کی صبح میں جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ سفید ہوتا ہے اور اُس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

(صحیح مسلم:762)

③ لیلۃ القدر معتدل ہوتی ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

ليلةُ القدْرِ ليلةٌ سمِحَةٌ ، طَلِقَةٌ ، لا حارَّةٌ ولا بارِدَةٌ ، تُصبِحُ الشمسُ صبيحتَها ضَعيفةً حمْراءَ

قدر کی رات نرمی والی معتدل ہے، نہ گرم نہ ٹھنڈی، اُس رات کی صُبح سورج کی روشنی کمزور اور سُرخی مائل ہوتی ہے۔

(صحيح الجامع:5475)

④اس رات کا چاند بڑے تھال کا کنارہ سا لگتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ، وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ؟

تم میں سے کون اسے یاد رکھتا ہے (اس رات) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ

(مسلم:1170)

⑤ کبھی بارش بھی ہوسکتی ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

وإني رأيتُ كأني أسجدُ في طينٍ وماءٍ (صحيح البخاري:813)

میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ اس رات مٹی اور پانی (کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔

○لیلۃ القدر کی علامات سے متعلق لوگوں میں بعض غلط باتیں بھی مشہور ہیں۔مثلاً: اس رات کتے نہیں بھوکتے، گدھے کم بولتے ہیں، سمندر کا کھارا پانی بھی میٹھا ہو جاتا ہے، درخت زمین کو سجدہ کرتے ہیں پھر اپنی جگہ لوٹ جاتے ہیں، ہر جگہ روشنی ہی روشنی ہوتی ہے اور اس دن شیطان سورج کے ساتھ نہیں نکل سکتا۔ وغیرہ

لیلۃ القدر میں کرنے کے کام

ہزار مہینے کی عبادت سے افضل رات اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو اسے دیگر راتوں سے ممتاز ہونا چاہیے، اس رات جو مندرجہ ذیل چند کام سرانجام دیئے جا سکتے ہیں:

①خود بیدار رہنا چاہیے:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ رمضان کی آخری راتوں میں جاگتے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ .

جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

(بخاری:2024)

② گھر والوں کو بیدار کرنا چاہیے:

رسول اللہ ﷺ ان راتوں میں نہ خود بیدا ہوتے بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَہْلَهُ .

جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

(بخاری:2024)

③ اس رات قیام اللیل کا اہتمام کرچاہیے:

سیدنا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه

جو لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے اس کے بھی اگلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں

(بخاری:2014)

④ اس رات کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے:

جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کونسی ہے تو میں اس میں کیا کہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کہہ:

اللَّهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! تو عفوودرگزر کرنے والا مہربان ہے، اور عفوودرگزر کرنے کو تو پسند کرتا ہے، اس لیے تو ہمیں معاف ودرگزر کردے"۔

(ترمذی:3513)

ایک تنبیہ:

ہمارے ہاں عام طور پر طاق راتوں میں شب بیداری کے لیے مساجد میں بڑے بڑے روائتی جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا مقصد شب بیداری تو ہوسکتا ہے مگر عبادت نہیں۔ کیونکہ طاق

راتوں میں اجتماعی عبادت سے بہتر انفرادی عبادت ہے، جس میں بندے کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے، اپنے گناہوں پہ نادم ہونے، انتہائی عجز وانکساری سے دعائیں کرنے اور رکوع وسجود کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ بہر حال اگر ان راتوں میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے۔

رائٹر:

حافظ زبیر بن خالدی مرجالوی، حافظ نعمان سلیم

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416